

36784- کیا کام نماز کی تاخیر کے مباح عذر میں شامل ہوتا ہے؟

سوال

میں ملازمت کرتا ہوں، اور نماز فجر اور ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے وقت نہیں ملتا، کیا میرے لیے کام کے بعد نمازیں ادا کرنی جائز ہیں؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے بھی بغیر کسی عذر کے نمازیں وقت سے تاخیر کرنی حلال نہیں، اور وہ شرعی عذر جو نماز کا وقت نکل جانے کے بعد نماز ادا کرنا مباح کرتے ہیں ان میں نہند، بھول جانا، شامل ہیں، انسان کے لیے دنیاوی کام اور ملازمت نماز تک کرنے یا اس میں وقت سے تاخیر کرنے کے لیے شرعی سبب نہیں۔

بلکہ سچے مسلمانوں کی صفات میں شامل ہے کہ تجارت اور خرید و فروخت انہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے غافل نہیں کرتے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے غافل نہیں کرتی، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں اللہ پلٹ ہو جائیں گی، اس ارادے سے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کا بہترین پدھر عطا فرماتے، بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور زیادہ عطا فرماتے، اللہ تعالیٰ جسے چاہے بغیر حساب کے روزیاں عطا فرماتا ہے﴾۔ النور (37-38)۔

شیخ عبد الرحمن السعید رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

یہ مرد ہیں چاہے تجارت کریں اور خرید و فروخت میں مشغول ہوں کیونکہ اس میں کوئی مانعت نہیں، لیکن انہیں یہ تجارت غافل نہیں کرتی کہ وہ اسے "اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے" پر ترجیح دیں، بلکہ انہوں نے اپنا مقصد اور غرض و غایت اور مرا دالہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی عبادت بنایا ہوا ہے، اس لیے جوچیز بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور ان کے مابین حائل ہو وہ اسے دور پہنچنک دیتے اور ترک کر دیتے ہیں۔

اور جب اکثر نفوس اور لوگوں پر دنیا ترک کرنی شدید سخت تھی اور مختلف قسم کی تجارت اور کمائی کرنا محبوب ٹھرا، اور غالب طور پر اسے ترک کرنا مشکل اور مشقت کا باعث بنتا، اور اس پر اللہ تعالیٰ کے حقوق کو مقدم کرنا انشائی مشکل تھا تو اللہ تعالیٰ نے بطور ترغیب اور تربیب اس کی طرف لے جانے والی اشیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

﴿وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور آنکھیں اللہ پلٹ ہو جائیں گی﴾۔

اس دن کی ہونکی کی شدت اور اس سے دلوں اور بدنوں کا اس سے دل جانا، چنانچہ وہ اسی لیے اس دن سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عمل (یعنی آخرت کے لیے اعمال صالحہ کرنے نے آسان کر دیے، اور اس کے راستے میں آڑے آنے والی اشیاء کو ترک کرنے میں آسانی پیدا کر دی)۔

ماخوذہ از: تفسیر سعیدی۔

اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عذر کے وقت سے لیٹ کر کے نماز ادا کرنے والے کو وعدہ سناتے ہوئے فرمایا ہے :

۔(اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جنہوں نے نماز صائع کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچے پڑ گئے، چنانچہ وہ عقریب جنم میں ڈالیں جائیں گے، مگر وہ جس نے قوبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور اعمال صالح کے یہی لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائیگا)۔ مریم (59)۔

الغی: خسارہ، یا جنم میں ایک وادی کا نام ہے۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ اس طرح ہے:

۔(ان نمازوں کے لیے ہلاکت ہے، جو اہنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں)۔ الماعون (4-5)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کہتے ہیں:

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نماز کا ذکر کثرت سے کرتے ہوئے فرمایا ہے:

۔(وہ لوگ جو نماز کی ادائیگی میں سستی اور کامی سے کام لیتے ہیں)۔

اور فرمایا:

۔(وہ لوگ جو اہنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں)۔

اور فرمایا:

۔(وہ اہنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں)۔

تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے کہا: نمازوں کے وقت کی پابندی کرتے ہوئے نمازوں وقت میں ادا کرتے ہیں۔

لوگ کہنے لگے: ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ نماز ترک کرنا ہے، تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے:

یہ تو کفر ہے ...

اور اوزاعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم بن زید رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیان کیا ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تلاوت کی:

۔(اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جنہوں نے صائع کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچے پڑ گئے، چنانچہ وہ عقریب جنم میں ڈالیں جائیں گے)۔

پھر کہنے لگے: صائع کرنے سے مراد نماز کا ترک کرنا نہیں، بلکہ انہوں نے نمازوں وقت ادا نہ کر کے نماز صائع کر دی۔

ویکھیں: تفسیر ابن کثیر (128-129/3)۔

چنانچہ آپ کے لیے کام کا ج کے عذر کی بنا پر نمازوں میں وقت سے تاخیر کر کے ادا کرنی حلال نہیں، اس لیے اگر آپ کے لیے کام کا ج کی بنا پر ووقت نماز کی ادائیگی ممکن نہیں تو آپ یہ کام اور ملازمت ترک کر دیں، اور اس کے علاوہ کوئی اور کام تلاش کریں جو آپ کی نمازوں کے صائع ہونے کا سبب نہ بنے۔

اور پھر کسی عقلمند مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی وعید کے سامنے پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے دوچار ہوا ورنہ ہی اس کے شایان شان یہ ہے کہ اپنادین اس فانی دنیا کے بدے فروخت کرتا پھرے۔

واللہ اعلم۔